مزق تلبیس ادعائے تقدیس
۱۳۰۹ھ
تصنیف لطیف:۔
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

دیوبندیوں کے رسالہ تقدیس القدیر کی جہالتوں ضلالتوں کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علٰی رسول اللہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ اولی الفضل والجاہ فقیر سید عبدالکریم[1] قادری غفرلہٗ برادرانِ دین ومصدقان کلام رب العٰلمین کو گردن زنی بدعت وبطالت وتکبر شکنی اہل ضلالت کا مژدہ تازہ سناتا اور قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذٰلک فلیفرحوا کے جلوۂ مکرر کا منتظر بناتا ہے، حضرت عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فخر الاکابر وارث العلم کابرًا عن کابر، استاذ استاذی وملاذ ملاذی بالمحمد[2] والرضا ایدہ اللہ وبالنقی[3] والعلٰی ایدہ اللہ نے یہ رسالہ رابعہ وعجالہ بارعہ بحول وقوت اللہ الصمد مطابق عدد اسم پاک احد صرف تیرہ روز میں تصنیف فرمایا، اور دوازدہم ربیع الآخر شریف ۱۳۰۷ھ کو ماہ تمام سمائے اتمام!

---

[1] یعنی مولوی حاجی حافظ سید محمد عبدالکریم صاحب قادری محشی رسالہ مستطابہ رحمہم اللہ تعالٰی ۱۲

[2] اشارہ بنام نامی حضرت مصنف علام رضی اللہ عنہ ورضاہ عنا الٰی یوم القیام ۱۲

[3] ایہام باسم اقدس حضرت افضل المحققین اشل المدققین بقیۃ السلف حجۃ الخلف اعلیحضرت جناب مستطاب مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ وجعل اعلٰی غرف الجنان مثواہ والد ماجد حضرت مصنف علام رضی اللہ عنہم الٰی یوم القیام ۱۲

بنایا اتنا سنا کہ رسالہ حقیقۃ[1] ایک فتویٰ تھا کہ بجواب سوال مولٰنا مداح مکمل ہوا۔ لہٰذا میرٹھ میں
اُن کے پاس مرسل ہوا، اس کے بعد بھی مدت تک براہین دیگر وذی کے سوا جنہیں اس رسالہ
میں بڑا تھیں دن روزی ہوا، نہ کوئی تحریر مخالف یہاں آئی، نہ تبدیلِ بحث[2] کی خبر پائی، مداح
ممدوح نے بنظر نفع ہر بزرگ و خورد ع کہ حلوا بہ تنہا نبایست خورد، طبع رسالہ میں کلفت سعی
سہی، کہ بوجہ عوائق ناکام رہی، سوا برس بعد وہ نافع برایا باستدعائے طبع واپس آیا، ذیقعدہ
شریف ۱۳۰۰ھ سے انوار محمدی میں چھپنا شروع ہوا۔ انوار محمدی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا چاند
طلوع ہوا۔ ادھر بذریعۂ بعض احباب سلمہم الوہاب رسالہ تلبیس الکبیر بغلط مسمی تقدیس القدیر
نام زنگی کافور کی سچی تصویر زیر نظر انور حضرت مولٰنا آیا، بنگاہِ اولین ارشاد فرمایا، یہ متہافت
تحریر متناقض تقریر بشدت اضطراب وتقلّب وانقلاب، آپ ہی اپنا ردّ وجواب اور باکثار
مکابرات وانکار بدیہیات وکمالِ سفاہات وجمالِ بلاہات کیا لائق توجہ وقابلِ خطاب حضرت مولٰنا
نے ساعت واحدہ میں اس رسالہ عجیبہ کے کمالات غریبہ وہ ظاہر فرمائے، جن کے مشاہدوں
نے یقین دلائے کہ مؤلف صاحب دمِ تحریر کاذب ہوش سے دور تھے یا نشہ میں چور یا ہوائے
انبہٹہ[3] کے زور میں معذور یا ماموں[4] الٰہ بخش گنگوہی کے منظور ایک سہل سی بات یہ کافی اثبات
وکاشفِ حالات کہ ذی ہوش بے چارے گھبراہٹ مارے ہیبت اہل حق سے گور کنارے
صفحہ ۲۵ پر یوں انکھی پکارے، کہ جس کے امکان میں یہاں گفتگو ہے یہ کذب ہرگز نہیں اور صفحہ
۷۷ پر یوں تصریح مبین کہ سینوہم پر ناحق زغہ ہے، کذب باری کو ممکن ہی کون کہتا ہے۔ چلیے

---

[1] مسائل نزاعیۂ وہابیہ کے متعلق حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر فتاوے ایسی ہی مبسوط وحافل ہیں کہ بجائے خود رسالہ مستقل ہیں ۱۲

[2] یعنی یہی تخصیص حادث لفظی حادث ۱۲

[3] سرزمین انبہٹہ حماقت میں مشہور وضرب المثل ہے خود مصنف کا فقیر کہ ان کا ہم مشرب ہے اپنے ایک سہیم جس میں یوں منظر غضب ہے:۔
یہی بس ہے کہ وطن آپ کا انبہٹا ہے ۱۲

[4] یہ شخص جہال گنگوہ ودیوبند کے زعم میں مثل شیخ خمدد وزین خاں ارواح موذیہ سے ہے وہاں کے لوگ اس کی بیٹھکیں دیتے اور خوش آمد کے مارے ماموں کہتے ہیں، پھر بھی اس ماموں کی نظر سے مامون نہیں ۱۲

نیم چھانولی میں سب گاؤ خورد سارا دفتر ہی دریا برد سے

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے ٭ پسینہ پونچھیئے اپنی جبیں سے

انصاف کیجئے ایسے زبون ناتوان عاجز پریشان سراسیمہ و حیران ترس کے مستحق یا حملۂ شیرانہ و نعرۂ دلیرانہ سے قتل کے لائق، پھر لطف یہ کہ خود اسی رسالہ میں انہیں لفظوں[۱] کے جابجا متعلق، کہ ان کے نزدیک کذب باری ممکن، صفحہ ۱۷۔ سائل نے سوال کیا کذب الباری کیسا ہے؟ بعض کملا (یعنی میاں رشید) نے فرمایا موجود بالامکان۔ صفحہ ۱۲، ۱۳ دل آپ[۱] کا امکان کذب باری تعالےٰ بالاجماع محال ہے۔ اس میں کس کو کلام ہے، گفتگو بالغیر و بالذات میں ہے، دیکھیئے امتناع بالغیر میں امتنان ذاتی کذب باری انہیں لفظوں کی تصریح وافی، نیز مبلغ علم دیکھنے کو دیگ حضرات کا یہی چاول کافی، جن عزیزوں کو اتنی تمیز نہ ہو کہ امکانِ کذب محال مان کر کذب محال بالغیر جاننا کھلا قول بالمتناقضین۔ وہ مقدس صورتیں کیا قابل کلام و خطاب عقلا ہیں، پھر یہ تقدسیا تو ادنیٰ درجہ کی اس سے اونچی چوٹی کی رسالہ شریف میں جابجا مرثیہ خواں دانش والا ہیں سے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ٭ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

ستم و قباحت یہ کہ سر سے پاؤں تک سارا رسالہ اس تازہ محبوبہ نوخیز کا پالا کہ کلام نفسی میں ہم بھی کذب محال بالذات جانتے ہیں حالانکہ کل تک کلام یقیناً عام طرّہ یہ کہ اب بھی عام ملتے رہیں۔ اس رسالہ میں بخوف اہل حق استحالۂ ذاتی کذب نفسی کے بے شمار اقرار، اور پردہ اٹھا کر دیکھیے تو وہی مینا بازار جو دلیل جلوہ دکھاتی آئی نفسی ہی میں امکان سناتی آئی، مذہب حق پر جو اعتراض ڈھلا نفسی ہی میں امتناع رد کر چلا، مزہ یہ کہ براہ تقیہ کہتے یوں جائیں کہ کذب لفظی ممتنع بالغیر اور ایک نہیں، دو نہیں، بیسیوں جگہ صاف جھلک دکھا جائیں کہ وہ بھی بخیر سے

عیار ہو طرار ہو جو آج ہو تم ہو ٭ بندے ہو مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے

---

[۱] یعنی مصنف رسالہ تنزیہ الرحمٰن جس کے جواب کا نام یہ رسالہ تلبیس مسمّٰی بہ تقدیس سیاہ کیا گیا ۱۲

ف سلف پر جہل کا حکم لگانا اسی غریب مذہب کا کام ہے مگر یہ بھی ادنیٰ ف دیوبندی کمال رکھتے ہیں

ف دیوبندی کمال رکھتے ہیں

قسمت کی بدی قسمت میں بدی کہ جابجا اپنی موت اپنے ہی مونھ لکھ دی، سبحٰن السبوح میں حاجت[1] اقامت دلائل ہوئی تھی، کہ مجوزان خلف کا مذہب جواز وقوعی تو اُن کے کلام میں خلف بمعنی کذب ہے کہ اُسے سند بنانا، اور اس پر طعن بے جا بتانا رشید و خلیل پر لزوم کفر آنا، اب حضرات نے سب وقت اٹھا دی۔ صفحہ ۲۱[2] پر قول مجوزین میں خلف نوع کذب بتا کر صفحہ ۲۴ پر تصریح فرمادی کہ بعض (یعنی مجوزان خلف) جواز وقوعی کا اثبات کرتے ہیں"۔ اور صفحہ ۸۰[3] پر شرح مقاصد سے اس مقصد پر سند بھی سنادی، غرض کفر ضلیل رشید و خلیل کی نیو جمادی پردۂ حمایت میں اچھی سزادی۔ سچ ہے ؎

اگر خصم جاں تو عاقل بود ✦ بہ از دوستداری کہ پاگل بود

مگر قیامت ادا دل چھیننے والی یہی صفحہ ۲۴ کی نئی نرالی کہ خلف وعید میں دو احتمال متقدر یت و جواز و وقوعی جواز و قوعی کا بعض اثبات کرتے ہیں پس سند زید (یعنی رشید و خلیل) کی متقدریت ہے نہ جواز واقعی"۔ کیا کہنا ہے اس آپ کی پس کا، جھٹ نقیض کو نقیض پر دے پٹکا، بیان تو یہ کہ زید بے چارے کا جس قول سے استناد، اُس میں جواز وقوعی مراد، اور اُس پر یہ پھڑکتی چمکتی تفریع نازنین کہ پس سند زید کی جواز وقوعی نہیں، سچ ہے آدمی میں ہے کیا حواس ہی تو ہیں، سارا رسالا ایسی ہی سفاہتوں بلاہتوں سے جوش زن، رسالہ نہ کہئے بلاد بلادت کی منچلی پلٹن تناقض وہ نہیں کہ گنتی میں آئیں: ہزار ہزار جگہ فرمائیں شرمائیں، آپ ہی ٹھنڈے ہوں، آپ ہی گرمائیں پھر یہ نہیں کہ تناقض کر کے اُسی پہ جم جائیں، نہیں موقع پائیں تو اُس سے بھی رم جائیں ؎

تناقض کے پیچھے تعارض کا شور ✦ تعارض کی دُم میں تناقض کی ڈور

[1] دیکھو صفحہ ۶۹ تا ۷۴، وصفحہ ۹۰، ۸۰۵ ✦ [2] عبارت صفحہ ۲۱ یہ ہے کذب جنس اور خلف وعید ایک نوع اس کی ہے پس جواز جنس جواز ہوگا۔ عہ یہ ہزار منطق دان بھی جانتا ہے کہ ثبوت نوع سے ثبوت جنس واجب کیا بیچارے علمائے متکلمین کو کوئی گمان کر سکتا ہے کہ نوع کے وجود کے قائل ہو کر جنس کے عدم کے قائل ہوں پس یہی ہے کہ وہ لوگ جواز کذب کے قائل اور یہ وہی مضمون ہے کہ براہین میں تحریر فرمایا [3] وہاں فرماتے ہیں قولہ (یعنی قول امام تفتازانی) والمذہب جواز الخلف فی الوعید بان لا یقع العذاب صریح دال ہے ورنہ قید بان لا یقع کی کیا ضرورت تھی ۱۲

۱۱ دیوبندی کا ضعف ثابت ۱۱

۱۲ دیوبندی تناقضوں کی کثرت

ان گنگوہ کی فوج میں جمنا کہاں ، گنگا کی موج میں جمنا کہاں افترا کی شدت وہ گندہ بہار کہ ایک ایک سطر میں چار چار کی بوچھار ، مانا کہ تنزیہ الرحمٰن پر افترا سہی کہ ائمہ ذیشان پر افترا یہ کیسا ظلم کہ قرآن پر افترا . ملک جبار دیان پر افترا نہ اختلافی ہی مسائل میں اجماع کے دعوے کہ اختلافی نزاکتوں میں اس ادعا کے جلوے تحکم کا وہ جوش کہ ایک ہی قاعدہ خود وضع فرمائیں ، جب خصم کا داؤں تھے آنکھیں دکھائیں . خود محض مضر کو سند بنائیں ، مفید خصم کو نامفید بتائیں تحریف کی حرفت ، وہ صاف خصلت کہ جس کتاب کا جواب ، اسی کی عبارت میں قطع برید کا داب کج فہمی اور آپ کیا سمجھے کیسی کج فہمی ، ایں نہ آں باشد کہ تو می فہمی ، وہ کج فہمی کہ یقوت وہمی کہئے کہ وہ تو سنیں گنگوہ ، سنیں گنگوہ تو سمجھیں اندوہ سمجھیں ، اندوہ تو کہیں انبوہ کہیں ، انبوہ تو لکھیں کنبوہ لکھیں کنبوہ تو پڑھیں کنکوا . پڑھیں کنکوا تو یاد کوا ، میرے قلم سے حاشا وکلا کوئی کلمہ ہنسی سے نہ نکلا ، ایک ایک بات دلیل سے کہی ، ثابت ہو جائے جب تو سہی ، بعنایت الٰہی نہ اپنا کہا سمجھیں نہ خصم کا لکھا نہ اپنی دلیل نہ خصم کا مدعا ، نہ اپنے امام بے چارے کا کلام ، اور بحث الہیات کا شوق مدام ، اس قطع مبارک پہ علاقہ بندی کام ، یہ صورت اور اتنے مہنگے دام ؎

ترا کہ گفت کہ اے نازنیں زپردہ برآ ✤ بغمزہ برصف مردانِ شیر افگن زن

اور شوخی و عیاری تو رگ رگ میں ساری ، کہکہ بدل جائیں ، مچل کر مچل جائیں ، وقت پر قبول ، موقع پر عدول ، کہیں دلیل میں پیوند لگا گئے ، کہیں دعوے میں رفو فرما گئے ، بات بنانے کو بدیہیات سے مکر گئے ، موت ان پڑا تو چوکڑی بھر گئے ، جو دیکھی اس سے آنکھیں بند ، ایک ایک فن میں سو سو فند ، اعتراض خصم سے طرز جواب نرالی ، عجائب انوکھی ، لاجواب صاف اعتراض قبول فرمائیں ، قبول صریح کو جواب ٹھہرائیں جوشش مکابرہ گذارش ہو چکا کہ مطلب کا پتا جب دلدل میں رکا ، انکار بدیہیات کے ہل چڑھے ، عقل کے بیل فی الحال بڑھے کفریات کا جوش غارت گر ہوش : ایک ایک قول میں دس دس کفر ، قطار در قطار کجہالۃ صفی صریح گستاخیوں سے نہ چھوڑا قرآن کو ، نہ جبار قہار شدید السلطان کو ، نہ عرش کے چاند ملک دیان

لہ معذرت بعض کلمات ظرافت مسلمانو حضرات کا یہ ظلم شدید قابل دید صاحب تنزیہ پر اتنی بات غصہ دلاتی ہے ۱۱۳

کو صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وعلٰے آلہ وصحبہ وبارک وکرم ع اے تو مجموعۂ شر باز کدامت گویم؟ رشد عزیز وعقل وتمیز ودین ودیانت وصدق وضیانت، سب سے جی بھر کر کٹی چھنی، واہ جی رشیدی تو خوب ہی بنی، اگر نہ خوف ضلالت بے رایاں ہوتا، تو ایسوں سے کلام کیا شایاں ہوتا، صاحبو میری دراز نفسی پر غصہ نہ کیجئے، جو کچھ کہا ہے، ایک ایک حرف کا ثبوت لے لیجئے، ہاں وہ کہاں ہاں وہ جلد ثانی سبحٰن السبوح میں ردّ لاثانی تقدیس منبوح میں جس کے بحمد اللہ طیار ہو جانے کا میں آپ صاحبوں کو مژدہ رسا، اس میں بکیم ان حضرات اور ان کے اکابر کے بیس اقراروں سے ثبوت دیا ہے کہ اب تک کلام عام رہا ہے، تخصیص حادث لفظی حادث وباؤ نہ پڑے پر قول مردہ کی وارث دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہے کہ اب بھی حضرات کا وہی مدعا ہے سوم بحجج کثیرہ اثبات واظہار کہ امتناع بالغیر بھی انہیں ناگوار، ان کے مذہب پر لفظی ونفسی دونوں کلام میں کذب باری، نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ دائم بلکہ واجب فتعٰلی اللہ عن تقدیس کاذب چہارم واضح کیا ہے کہ ان کے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع، وقوع کذب نفسی کو مستلزم ہونا ممنوع، دعوئے استلزام بمغالطۂ عوام، نری عیاری، ثبوت سے عاری پنجم انہیں کے

(بقیہ صد ۱۱۲) میں فرماتے ہیں کہ تقریظ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کیوں چھاپی جس میں رشید ہم نوی وخلیلم ضلیل لکھا تھا ان دو لفظوں پر کہ قطعاً حق تھے جامے سے باہر ہو کر فرمایا "اس کے جواب میں اس طرف سے جو کچھ لکھا جاتا بجا تھا مگر ہم وغصہ کھا کر صبر کیا، اور اپنی یہ حالت کہ معاذ اللہ اس سے سخت تر باتیں خود حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی شان ارفع واعلٰے میں لکھیں، جلد دوم بعونہ تعالٰے چھپنے دیجئے ان شاء اللہ العزیز عنقریب اس رشد ربائی کی قلعی کھل جاتی ہے ایمان کی کہئے تو ہم کو یہ کتنا زیبا تھا کہ جس فرقۂ بے باک طائفۂ ناپاک نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو گالیاں دیں، ہم اس کی نسبت جو لکھتے بجا تھا، مگر ہم نے صبر جمیل کیا، صرف بعض کلمات لطف خیز ظرافت آمیز سے کام لیا، حضرات اگر انصاف فرمائیں، اپنے گریبان میں مونھ ڈال کر شرمائیں، ہمارے کلمات پر غصہ نہ لائیں کہ محض لطیف وظریف ہیں نہ معاذ اللہ تمہاری طرح دشنام سخیف، پھر العزۃ للہ فرق مراتب تو دیکھئے کہاں ان کے گھر کا کوئی رشید وخلیل کہاں ملک جلیل کا رسول جلیل، پھر رسول بھی کون رسولوں کی جان نبیوں کا ایمان صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وبارک ومجد وشرف وکرم، نسأل اللہ العفو والعافیۃ آمین ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰے عنہ

ع ؎ باقی مصدری ۱۲

اقراروں سے ثبوت دیا ہے کہ کذب لفظی محال ہو یا ممکن مگر ان کے طور پر کلام اللہ نفسی کا صدق ہر طرح
ناممکن ششم چالیس دلیلوں سے اس نزاکت تازہ کا رد مبین کہ معانی قائم بنفس باری نہیں
ہفتم اکیس حجتوں سے اس زعم شنیع کا ابطال متین کہ صدق و کذب لفظی کا نفسی پر مدار نہیں
سارے رسالہ حضرات کا مبنائے خرافات یہی دو مقدمے تھے کہ اکسٹھ دلیلوں سے اٹ سٹ
ہوئے ہشتم بینات مبینہ سے مبیّن کیا کہ امکان کذب لفظی مان کر نفسی میں استحالہ محال، نہم
بینات بینہ سے مبیّن کیا کہ امتناع کذب نفسی جان کر لفظی میں امکان کی کیا مجال[1]۔ دہم
امکان پر ان صاحبوں نے جو نئی برہان دی، خلیلی رشیدی قدیمی جدیدی، ایک ایک پر اتنے
تازیانے جڑے کہ محاسب کو گننے مشکل پڑے یازدہم ابکار افکار سرکار بہ پکار مذہب حق پر جو
اعتراض ہے کر آئیں، آن کی صد فہائے سوال قطرات زلال رد و ابطال سے چھلکتی لوٹائیں دوازدہم
دہم ان حضرات نے بکمال حیا امکان پر جو ادعائے اتفاق کیا، اس کی وہ گت بنائی کہ رد رد دیا +
سیزدہم پھر خود استحالہ ذاتی کذب لفظی پر اجماع بتایا اور اسے قاہر تقریروں ناہر تنویروں
سے ظاہر کر دکھایا چاردہم خاص امتناع ذاتی کذب لفظی پر بکثرت دلائل ساطعہ دیئے اور اجماعی

---

[1] تنبیہ تنبیہ تنبیہ۔ ہاں ہاں، جس نے جانا، اس نے جانا، اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ بیانات یکم و دوم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم خاص اس امر واضح کے ایضاح کو ہیں کہ ان حضرات کی یہ نئی فخش کی ڈھال ذکہ فلاں نص یا دلیل یا تقریر کلام نفسی سے متعلق ہے اس میں ہمیں بھی نزاع نہیں، نزاع کلام لفظی حادث میں ہے اس میں یہ بیان جاری نہیں، محض مکڑی کا جال اور ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت کی پوری شان ہے اولاً محض جھوٹ کہ کلام کلام نفسی میں نہیں قطعاً اسی میں کلام تھا اور اسی میں ہے ثانیاً خدا سکا برہ کہ یہ بیان کلام لفظی میں جاری نہیں حاشا بلکہ جو کچھ نفسی میں جاری قطعاً یقیناً بے وقت و دشواری لفظی میں بھی جاری انہیں امور کا ثبوت روشن و درخشاں شکن اس سطوت قاہرہ و شوکت باہرہ سے ان بیانات جلد دوم میں لامع ہوا ہے جس کی تابش خداداد کے حضور خفاشان بے نور کی آنکھیں چندھیائیں گی بہ غرور گردنیں نا تو تنگ جھک جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ ہر موافق و مخالف پر کھل جائے گا کہ یہ عیار مکار کتنے پانی میں تھے فانتظروا انی معکم من المنتظرین ولتعلمن نباہ بعد حین ان شاء اللہ رب العلمین ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منجانب

تحقیق التامی تین قسموں پر منقسم کئے پانزدہم ہر جگہ تحقیقات جلیلہ و تدقیقات جمیلہ و افادات عالیہ و ارشادات غالیہ کا وفور و نور و وفور تو ایسا نہیں کہ بیان میں سا سکے یا سُننے سے اُس کا لطف آسکے ع ذوق ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی ۔ بالجملہ بحول و قوت باری دعوے کیا جاتا ہے کہ طوائف وہابیہ خصوصاً طائفہ مکذبہ کے ردوں میں اس رنگ کی کتاب نفیس لاجواب دوسری نظر نہ آئے گی، مگر آئینے یا چشم دوربین میں ع گر مثل تو ہست ہم تو باشی ۔ الحمد للہ جو بیان اٹھا نا نہایت کو پہنچانا، جو نعرہ ہو جگر گداز، جو جملہ ہو کوہ انداز، مخالف بے چارے کی وہ حالت کرنی جیسے شیر ژیان کے حضور ہاری ہرنی نہ شاخ و ناب کہ سامنا کرے نہ توان و تاب کہ چوکڑی بھرے ؎

رحم اس ساعدِ نازک پہ جسے اُسکے نصیب ۔ لائے جل پنجۂ مرداں میں لچکنے کے لئے

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ، والحمد للہ رب العلمین ۔

قصد یہ تھا کہ رد نفیس رسالہ تقدیس سبحن السبوح کا ذیل نافع اور اُسی کے ساتھ چھپ کر شائع ہو، جب بحر زخارِ قلم موج خیز ہوا، اور ابرِ دریا بارِ قدم گہر ریز رسالہ پندرہ جزء سے تجاوز کر چلا، اور ہنوز لہر کو بس کا حکم نہ ملا، نہ ابرِ محیط برس کر کھلا، اُدھر طالبانِ حق و محبانِ اسلام، خواص و عوام و علمائے کرام سبحن السبوح کے مشتاقِ قدوم، نزدیک و دور سے تقاضوں کی دھوم، لہٰذا رائے یہ ہوئی کہ اس رسالہ کو جلد اول کیجئے، اور جلد دوم کا مژدہ دیجئے، الٰہی جلد انتظار کو اذن رفع دے، اور دونوں جلد سے مومنین کو نفع آمین آمین الٰہ العلمین، وصلی اللہ تعالٰی علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ۔

التماس آخرین بخدمت مخالفین

حضرات اگر جواب جلد اول[1] کی جلد ہمت فرمائیں، مکابرات تقدیس کو رخصت فرمائیں، تخصیص

---

[1] تنبیہ حضرات کی طرز جواب و نہایت سعی مع اشارہ رد حاشیۂ سابقہ میں عرض ہو چکی احسانات الٰہیہ سے یہ کہ با آنکہ تصنیف سبحن السبوح جلکہ مدتوں اُس کے بعد تک حضرات کی اس تخصیص بحث (باقی صفحہ ۱۱۶ پر)

حادث سے رجعت فرمائیں، ملت ہوش سے ملت فرمائیں، شیر شرزہ سے شکار چھینتے ڈریں، پارہ شدہ نزاکتیں پھر نہ پیش کریں۔ ورنہ کیا لطف ہوا کہ آپ نے محنت بھی جھیلی، خرچ بھی کیا، اور مضمون وہی کہ جلد دوم میں قتل ہولیا، مانا کہ تقدیس بے چاری اکیلی نہ رہی، اس کی دوسری بہن تلبیس بھی سہی، جب بعون المولی سبحانہ وتعالیٰ یہ اسد اغبر گونجتا آئے گا، جب اس کا نعرہ جگر سے ہلائے گا، یک گز دو فاختہ کا مضمون دکھائے گا، اب ایک شکار ہے جب دو پائے گا، یا ابناء الانبہٹہ یا اہل الگنگوہ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ انشاء اللہ جلد دوم کا عہد بھی جلد آتا ہے، بپھرے شیر کو دیر ہی کیا ہے، آگاہ کر دینا ہمارا کام آگے تم جانو تمہارا کام ۔

ومن انذر فقد اعذر والحمد للہ العلی الاکبر وصلے اللہ تعالیٰ علے

السید الاطھر نبینا الکریم الطیب الاطھر محمد

وآلہ وصحبہ الغر آمین آمین والحمد

رب العلمین

سلخ محرم الحرام

۱۳۰۹ھ

قدیہ

(بقیہ ص ۱۱) وتبدیل اخبث پر اطلاع نہ تھی، پھر بھی بالہام الٰہی تنزیہ دوم میں سات دلیلیں ایسی ارشاد ہوئیں، کہ اس تخصیص حادث کی بھی گردن شکنی کو کافی مبین، افادات خاصہ حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ سے پانچ دلائل، دو پہلے اور تین اخیر کے کہ خاص کلام لفظی سے روشن علاقہ رکھتے ہیں اور ارشادات علما سے دو دلیلیں، دلیل دوم بظہور واضح اور دلیل اول اس تقریر ساطع پر کہ مسلم الثبوت اور اس کے شروح میں مشروح ہوئی۔ یوں ہیں تنزیہ اول میں آٹھ نص بلکہ زیادہ خاص کلام حادث سے متعلق نص ۴ و ۴م ا و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۷ و ۲۸ وغیرہا اور جریان دلیل نقص میں جو نا تعصی دنقوص کلام رسالہ تلبیس میں لکھا یا نصوص میں احتمال استحالہ بالغیر پیش کر کے کلمات کفریہ تک بکے ان کی کامل خدمت گذاری جلد دوم میں ملاحظہ کیجئے گا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ یقرب البعید اذا شاء انہ علے مایشاء قدیر والحمد للہ رب العلمین ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ